

يا حُسین يا حُسین يا حُسین

٤ يا ثارة الحُسين (لبیک يا حُسین)

اے شہیدو جانورو اے فدامنِ حُسین
آپ کے چھلنی بدن ہیں نیرِ دامنِ حُسین
لبیک يا حُسین اے شہیدو

جب حُسینی گردنوں پر شمر کی اولاد تھی
خون میں نہلائے جسموں کی بھی فریاد تھی
جنم بس یہ ہے ہمارا ہیں مُجانِ حُسین

اٹھ کے دیکھو اے شہیدو ماوں کے سنسان گھر
ٹکڑے ٹکڑے تم کو دیکھا ہو گئے ٹکڑے جگر
تم کو بھینیں ہیں بلا قیمت اے غریبانِ حُسین

ظلم سے ہم سے چھروایا ظالموں نے یہ یہاں
اے عزیزو ہم وہاں ہیں قاسم اور اکبر ہیں جہاں
خُلد میں بھی ہیں ہمارے دل میں ارمانِ حُسین

پھر مسلمانوں نے لوٹا کنبہ ہے سادات کا
میرے مولا ہوا زالہ ظلم کی اس رات کا
بچج دے تو منظع کو اب تو یزدان حسین

شah کے ماتم داروں پر پھر ظلم کی یلغار ہے
پر دہ اسلام میں پھر کفر کی تلوار ہے
نوج لو ان کی نقابیں اے جواناں حسین

ظلم کے سینے کو پھاڑ و تنق حیدر کی طرح
خارجیت کو اکھاڑو باب خیر کی طرح
شah مردان ہے ہمارا تم ہو مردان حسین

حیدری مقبول عالم ہیں شہیداں حسین
موت پر یہ جا پڑھ ہیں ہے یہی شان حسین
حشر تک روشن رہیں گے یہ چراغاں حسین

(حیدری صاحب)